از بہر صلح آ گئے مابین اہلِ دیں — قرآن لے کے برسر پرچم معاویہ

مدنظر ترقی اسلام ہی رہی — مصروفِ رزم و بزم تھے ہر دم معاویہ

دنیا سے کفر و شرک مٹانے کو ہر گھڑی — رہتے تھے مستعد و منظم معاویہ

مدِ مقابل آپ کے آتا نہ تھا کوئی — اعدائے حق سے رہتے تھے برہم معاویہ

یکتا تھے آپ حسنِ تدبر میں لا کلام — عزم و عمل کے حسنِ مجسم معاویہ

تشنہ ہی خونِ دشمن اسلام کے رہے — حق دارِ آبِ کوثر و زم زم معاویہ

کیا حق منقبت ہو ادا تجھ سے اے فدا — کیا جانیں کیا تھے؟ واللہ اعلم معاویہ

حسان[۳] سا قلم ہو تو پھر لکھ سکے فدا
شانِ رفیعِ اشرف و اکرم معاویہ

(جناب ابوطاہر فدا حسین فدا)

۱۔ اصل لفظ نون کی شد اور زبر کے ساتھ "قنسّرین" ہے۔ ضرورۃ شعری کے لئے نون کو جزم اور سین کو زبر دی گئی ہے۔

۲۔ "صہر" کا معنی داماد بھی ہے۔ یہاں نبی علیہ السلام کے دامادِ اکبر امام الشہداء والمظلومین سیدنا حضرت عثمان غنیؓ مراد ہیں۔

۳۔ شاعرِ نبوت، سیدنا حسان بن ثابت انصاریؓ

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

سید محمد ذوالکفل بخاری۔

آدمی غنیمت ہے

سید انیس شاہ جیلانی

صفحات ۳۲۰ قیمت =/۵۰ روپے

مبارک اردو لائبریری، محمد آباد تحصیل صادق آباد

"توارد" .... عام طور پر شاعری سے خاص ہے لیکن اس سے نثر و نقد میں اس کے وجود کی نفی کہاں لازم آتی ہے؟ بطورِ ثبوت اور بہرِ اثبات .... ایک کتاب پر تبصرہ نذر قارئین ہے۔ اسے لکھا تو محترم ڈاکٹر انور سدید نے ہے ...... لیکن

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں تھا!

(ذوالکفل بخاری)

"آدمی غنیمت ہے۔" سید انیس شاہ جیلانی کی تازہ تصنیف ہے اسے چند ہم عصر (مولوی عبدالحق) گنجینہ گوہر (شاہد احمد دہلوی) اور "جناب"، "صاحب" (محمد طفیل) کے سلسلے کی کڑی کہا جاسکتا ہے۔

انیس شاہ جیلانی کو علم و ادب سے والہانہ لگاؤ ورثے میں ملا ہے، ان کے والد سید مبارک شاہ عالم فاضل بزرگ تھے۔ ان کی ذاتی لائبریری ایسی ہے کہ پاکستان کے کتب خانوں میں اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ اچھی لائبریری کے ضمن میں بی بی سی کے رضا علی عابدی نے اپنی کتاب "کتب خانہ" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ لائبریری اب انیس شاہ جیلانی کی میراث ہے۔ انیس شاہ جیلانی کو ورثے میں لائبریری کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ملا ہے۔ علم و ادب کا ذوق، اراضی اور اشارے کے منتظر مزارع اب پتا نہیں کہ بات کرنے کا دو ٹوک انداز بھی ورثے میں ملا یا زمانے کے سرد و گرم کا عطا کردہ ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب قلم ان کے ہاتھ میں آتا ہے تو شگفتہ بیانی میں تیر و نشتر بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر میں ایک طرح کا دو ٹوک پن، برش، نشتریت اور بے محابا و بے ساختہ طور، اظہار کے پیکر میں ڈھل کر موضوع کو پڑھنے کی چیز بنا دیتا ہے۔ کہیں کہیں نکتہ وری کی جھلک بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

کسی کو یہ استطاعت، ریاضت اور انتہائی مطالعہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے لئے انہیں دور جانا نہیں پڑا۔ لائبریری گھر کی لونڈی اور آسودگی زمین سے حاصل ہوتی تھی۔